پنجاب یونیورسٹی کی عظیم تصنیف..... اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ

اور

ڈاکٹر محمد حمید اللہ

ڈاکٹر محمود الحسن عارف

برعظیم پاک و ہند کی خاک سے یوں تو ہزاروں شخصیتوں نے جنم لیا۔ اس کی خاک سے بڑے بڑے علماء، صوفیا اور سیاست دان اٹھے، جنھوں نے اپنے علم و فضل اور اپنے کارناموں سے نہ صرف اس علاقے کی سرزمین کو منور کیا، بلکہ دنیا کی تاریخ پر بھی اپنے دیرپا اثرات پیدا کیے، لیکن جس طرح کسی شاعر نے کہا ہے:

''ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است''

یہاں جنم لینے والی ان عظیم شخصیات کا کام اور ان کے کارنامے انہیں ایک دوسرے سے ممتاز کرتے ہیں.... اس پہلو سے آج کی ہماری گفتگو کا موضوع ڈاکٹر ''محمد حمید اللہ'' بھی ایک بڑی نابغۂ روزگار، ایک صاحب علم و فضل اور اس صدی کی عظیم ترین محقق شخصیت تھے۔ جن کی تحقیقی نگارشات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

ا۔ ابتدائی حالات

ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے حیدر آباد دکن میں ۱۶ محرم الحرام ۱۳۲۶ھ /۱۹/ فروری ۱۹۰۸ء کو جنم لیا۔ (۱) یہ دور ہندوستان کی تاریخ میں خصوصاً اور دنیائے اسلام کی تاریخ میں عموماً بڑی اہمیت کا حامل

ہے۔اس وقت ایک طرف تو ہندوستان میں مسلمان طویل غفلت کے بعد بیدار ہو رہے تھے اور اپنے آپ کو مختلف سیاسی اور مذہبی جماعتوں کی صورت میں منظم کر رہے تھے' تو دوسرے طرف مغربی استعماری قوتیں ''خلافت اسلامیہ ترکیہ'' پر آخری کاری ضرب لگا رہی تھیں اور دنیا کی بساط پر بڑی تیزی سے تبدیلیاں رونما ہو رہی تھیں.

ان حالات میں جب اس بچے نے ہوش کی آنکھیں کھولیں تو اس کے ذہن پر مقامی اور بین الاقوامی مسلمانوں کے حالات کے متعلق تاثر چنداں حوصلہ افزا نہ تھا۔رزم حق و باطل کے اس پر آشوب دور میں جنم لینے اور اسی ماحول میں پروان پڑھنے والے اس بچے نے بیسویں صدی کے اس ابتدائی دور میں بہت سے عبرت ناک مناظر دیکھے تھے' چنانچہ اس نے انہیں اپنی زندگی کا ایک لازمی حصہ اور جزو بنالیا.

اس بچے کا تعلق.... ساحل ہند پر ایک زمانے سے آباد ''نواط'' خاندان سے تھا اور اس کے والد محترم ابو محمد خلیل بن قاضی صبغۃ اللہ علم و فضل میں ممتاز مقام کے حامل تھے۔گھر کے ماحول پر دینی اور مذہبی رنگ غالب تھا.... جو حقیقت میں حیدر آباد دکن پر بھارت کے ظالمانہ قبضے سے قبل.... یہاں کا عمومی رنگ تھا.... دینی اور علمی فکر.... یہاں کے ماحول کی قدیم زمانے سے خصوصیت رہی ہے۔ان کے والد اور دادا دونوں دینی عالم تھے.

یہاں یہ ذکر کرنا بھی مناسب ہوگا کہ اس چھوٹی سی مسلمان ریاست نے علم اور تحقیق کے میدان میں جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں وہ ہماری علمی تاریخ کا سنہرا باب ہیں اور اگر یہ کہا جائے تو مناسب ہوگا کہ حیدر آباد دکن کی یہ مسلمان ریاست پاکستان سے پہلے کا ایک چھوٹا ''پاکستان'' تھی۔جہاں مکمل آزادی اور پوری علمی اور فکری جرأت کے ساتھ مسلمان علماء علمی اور مذہبی خدمات انجام دے رہے تھے۔یہاں سے طبع ہونے اور تحقیق کے مراحل سے گزرنے والی کتابیں سیکڑوں کی تعداد میں ہیں' تاہم اس ریاست کی علمی تاریخ.... ابھی کسی محقق کے قلم کی منتظر ہے.

ننھے ''حمید اللہ'' نے ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے گھر پر حاصل کی۔عربی زبان و ادب سے محبت انہیں وراثت میں ملی تھی' ان کے والد محترم اور دادا مذہبی علوم پر بڑی گہری دسترس رکھتے تھے' یہ ننھے

حمید اللہ کی خوش قسمتی تھی کہ انہیں ایسا مذہبی اور علمی گھرانہ نصیب ہوا تھا.

ہندوستان کی خاک سے جتنے بھی عظیم رہنما پیدا ہوئے' ان سب کو علمی اساس اور اپنے نظریئے سے گہری وابستگی ان کے گھر سے ہی ملی۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ' شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ' علامہ اقبالؒ مولانا ابوالحسن علی ندویؒ' مولانا ابوالاعلیٰ مودودی' اور ڈاکٹر محمد حمید اللہ اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں.

مرحوم کو ان کے والد محترم نے اپنے نظریئے اور اپنی فکر سے وابستگی کا جو جذبہ دیا وہ ان کی زندگی بھر کی جدو جہد سے بخوبی عیاں ہے.

وہ ابتدائی تعلیم و تربیت کے بعد ''دارالعلوم'' نامی مدرسہ میں زیر تعلیم رہے۔ بعد ازاں ''قانون'' کے میدان کا انتخاب کیا' کسے علم تھا کہ ''قانون'' کی دنیا میں قدم رکھنے والا' یہ نوجوان دنیا کے ''قانون'' کی تاریخ میں ایسا نام پیدا کرے گا جو رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا.

جامعہ عثمانیہ سے ایل ایل بی کرنے کے بعد..... ماسٹر کی ڈگری امتیازی نمبروں کے ساتھ حاصل کی۔ (۲) حتی کہ جامعہ عثمانیہ میں وہ وظیفے کے مستحق قرار پائے۔ انہیں تین سال کی رخصت اور ۷۵ روپے وظیفہ (سکالر شپ) ملا' تا کہ وہ جرمنی سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکیں۔ چنانچہ وہ وظیفہ لے کر جرمنی چلے گئے۔.... جہاں انہوں نے بون سے ۱۹۳۳ء میں ڈی فل کے لیے تحقیقی مقالہ بعنوان Neutraliyt In Muslim International Law (مسلم بین الاقوامی قانون میں غیر جانب داری کا تصور) لکھا اور ڈگری حاصل کی.

یہ مقالہ چونکہ اس موضوع پر منفرد اور غالباً دنیا کی تاریخ میں مرتب ہونے والا اولین مقالہ تھا، اس لیے دو سال کے بعد ۱۹۳۵ء میں .... یہ زیورِ طباعت سے آراستہ ہوا اور اسے خوب پذیرائی ملی۔ یہ مقالہ انہوں نے دس ماہ کی ریکارڈ مدت میں تیار کیا تھا۔ بقول ڈاکٹر محمود احمد غازی' ڈاکٹر محمد حمید اللہ ایک انتہائی متواضع انسان تھے اور اپنی کسی چیز کے بارے میں کبھی تعلّی سے کام نہیں لیتے تھے .... انہوں نے خود ان سے فرمایا کہ جرمن کیا' بلکہ کسی بھی مغربی زبان میں اپنی نوعیت کی یہ پہلی تحریر ہے' جس میں بین الاقوامی تعلقات میں غیر جانب داری کے اسلامی تصور پر اس طرح مدلل علمی انداز

سے گفتگو کی گئی ہے اور اس کو بیان کیا گیا ہے۔(۳)

ڈاکٹر صاحب نے اپنی آمد کے پہلے ہی سال میں جرمنی سے جرمن زبان میں تحقیقی مقالہ لکھ کر ڈی فل .... کی ڈگری حاصل کر لی۔ اس کے بعد انہوں نے فرانس کا رخ کیا اور سوربون (Sorbonne) یونیورسٹی میں تشریف لے گئے. یہ یونیورسٹی فرانس کی قدیم ترین یونیورسٹیوں میں سے ایک ہے' اس کی تاسیس ۱۲۵۷ء میں فادر روبر دی سوربون نے کی۔.... پھر ۱۶۲۲ء میں اس کی از سرنو... تاسیس کی گئی' یہاں مختلف مشرقی زبانوں اور علوم کے علاوہ ''عربی تمدن'' کی تدریس اور تحقیق پر بھی پوری توجہ دی گئی الغرض یہ یونیورسٹی اس وقت تک فرانس کی ممتاز ترین جامعات میں سے ہے(۴).

نوجوان حمید اللہ نے اس جامعہ میں بھی ڈی لٹ کے لیے داخلہ لیا اور ''عہد نبوی اور خلافت راشدہ میں اسلامی سفارت کاری'' کے عنوان پر مقالہ لکھا۔ یہ مقالہ بھی بہت مختصر مدت میں لکھا گیا تھا .... اس طرح انہوں نے صرف دو سال کی ریکارڈ مدت میں دنیا کی دو عظیم جامعات سے پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کر کے ایک نیا ریکارڈ قائم کیا.(۵)

ان کی رخصت اور ان کے سکالرشپ کا ابھی پورا ایک سال باقی تھا۔ اس پر انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ روس کے شہر لینن گراڈ جا کر وہاں کی یونیورسٹی سے ..... بھی پی ایچ ڈی کی سند حاصل کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے روسی زبان بھی سیکھ لی تھی اور وہاں جانے کی تیاری کر لی تھی.

یہ وہ زمانہ (۱۹۳۴ء) تھا کہ جب روس میں ابھی تازہ تازہ انقلاب آیا تھا اور وہاں کی جامعات بیرونی طالب علموں کو...... بڑی فراخ دلی سے خوش آمدید کہتی تھیں' لیکن شومی قسمت سے ڈاکٹر صاحب کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی.

اس کی وجہ سے ہوئی کہ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد کے..... ایک افسر نے.... ڈاکٹر صاحب کو خط لکھا کہ انہیں یونیورسٹی قواعد و ضوابط کے مطابق صرف جرمنی جانے کی اجازت دی گئی تھی' جب کہ انہوں نے.... فرانس جا کر وہاں سے بھی ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کر لی ہے۔ افسر مذکور نے لکھا کہ یونیورسٹی کو علم ہوا ہے کہ اب وہ کسی اور ملک میں جانا چاہتے ہیں...... چنانچہ انہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ فوراً

واپس آ جائیں۔ ورنہ ان کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ اس طرح ڈاکٹر صاحب لینن گراڈ نہ جا سکے۔(٦)

عثمانیہ یونیورسٹی میں اس وقت بڑے صاحبان علم وفضل لوگ موجود تھے۔ جن کا ایک زمانہ مداح ہے۔ جن میں سب سے زیادہ نمایاں مولانا مناظر احسن گیلانی تھے...... جو بیک وقت قدیم و جدید علوم کا حسین ترین امتزاج تھے،...... اللہ تعالیٰ نے ان کے قلم میں بڑی تاثیر رکھی تھی۔ ڈاکٹر صاحب کی خوش قسمتی تھی کہ انہیں ان تمام بزرگوں سے استفادہ کا موقع ملا.

نوجوان حمیداللہ...... وطن واپس آ گئے اور اپنے شعبے ''شعبہ دینیات'' میں ذمہ داریاں سنبھال لیں اور ساتھ ہی قانون کے شعبے میں بھی...... تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ تاہم ڈاکٹر شہادت کے، جو شعبہ کلیہ قانون کے استاذ تھے' محکمہ عدالت میں چلے جانے کے بعد مستقل طور پر شعبہ قانون میں منتقل ہو گئے۔ اس موقع پر انہوں نے سوچا کہ یہ دونوں سندیں تو ''مغربی'' جامعات کی ہیں...... کیوں نہ وہ مشرق کی اس عظیم یونیورسٹی سے بھی...... ڈاکٹریٹ لے کر ایک نیا ریکارڈ قائم کریں.

چنانچہ انہوں نے اپنے اساتذہ کے مشورے سے ایم اے کے لیے تیار کردہ اپنے مقالے کو ازسرنو ترتیب دے کر پی ایچ ڈی کے لیے پیش کر دیا اور ۱۹۳۹ء یا ۱۹۴۰ء میں ڈاکٹریٹ کی تیسری ڈگری حاصل کی...... اس مقالے کا عنوان Muslim Conduct of State تھا.

اس مقالے میں بھی انہوں نے ''اسلامی ریاست'' اور اسلام کے نظام حکمرانی پر داد تحقیق دی ہے...... اس مقالے کا تعلق قانون کے ساتھ ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارکہ سے بھی تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ بیسویں صدی میں اسلام کے بین الاقوامی قانون' قانون جنگ اور قانون صلح پر سیکڑوں کتابیں لکھی گئی ہیں' لیکن جامعیت اور ترتیب مضامین میں کوئی کتاب بھی اس کتاب کا مقابلہ نہیں کر سکتی.

اس میں فاضل مؤلف نے بطور مآخذ صرف کتب سیرت ہی کو پیش نظر نہیں رکھا' بلکہ انہوں

نے تاریخ، سیرت، ادب، امثال، مسلمانوں کی حربیات، مسلمان ملاحوں کی یادداشتوں، مسلمان علماء کے تذکرے، کتب فقہ، کتب اموال اور سفرناموں وغیرہ سے بھی استفادہ کیا ہے۔

الغرض ڈاکٹر صاحب کی یہ کتاب اس میدان میں ایک اعلیٰ تحقیق شمار کی گئی ہے۔

۲۔ حیدرآباد دکن کی سفارت کاری

اسی دور میں انہیں اللہ تعالیٰ نے ایک اور اعزاز بھی بخشا۔ وہ یہ کہ جب ۱۹۴۷ء میں ہندوستان کی تقسیم عمل میں آئی تو ہندوستان میں موجود ...... ریاستوں کو اختیار دیا گیا کہ وہ اپنی مرضی سے پاکستان یا بھارت کے ساتھ الحاق کر سکتی ہیں، چنانچہ اسی ضابطے کے مطابق کشمیر کے ڈوگرہ حکمران کے فیصلے کو بھارت نے کشمیر پر قبضے کا جواز بنایا (اگرچہ یہ جواز بھی بنیادی طور پر غلط ہے) لیکن بھارت نے آزادی ملتے ہی مسلمان ریاستوں پر جائز و ناجائز طریقے سے اپنا تسلط جمانا شروع کر دیا۔

چنانچہ حیدرآباد دکن کی مسلمان ریاست کو بھی یہ خطرہ محسوس ہوا کہ اس پر جلد یا بدیر بھارت قبضہ جمالے گا، چنانچہ نظام حیدرآباد دکن نے یہ مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش کرنے کے لیے ۱۹۴۸ء میں ایک وفد ترتیب دیا...... ریاست کی خودمختاری کی علمی اور قانونی جنگ لڑنے کے لیے جانے والے اس وفد میں، ڈاکٹر محمد حمید اللہ بھی شامل تھے۔ ابھی یہ وفد...... راستے ہی میں تھا کہ بھارت نے اپنی روایت کے مطابق اس ریاست پر شب خون مارا...... اور اس کی مرضی کے بغیر راتوں رات اس پر قبضہ کر لیا، جو کہ سراسر آزادی والے دستور کی خلاف ورزی تھی۔

چونکہ پاکستان اس وقت کشمیر کی جنگ میں ...... مصروف تھا...... اور قائداعظم محمد علی جناح...... مارچ ۱۹۴۸ء سے مسلسل صاحب فراش چلے آرہے تھے اور پھر ستمبر ۱۹۴۸ء میں انتقال کر گئے، علاوہ ازیں اس ریاست کی حدود پاکستان کے ساتھ ملحق نہ تھیں، اس لیے حکومت پاکستان بھی اس اقدام پر کوئی بڑا اقدام نہ اٹھا سکی اور "اقوام متحدہ" نے بھی اس مسلم ریاست کے خلاف اس دہشت گردی پر چپ سادھ لی۔

وفد میں جو دوسرے حضرات شامل تھے۔ ان کے متعلق...... تو کچھ علم نہیں کہ انہوں نے

واپسی کے متعلق کیا فیصلہ کیا...... لیکن ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم نے پوری ایمانی غیرت اور ملی حمیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ دلیرانہ فیصلہ کیا کہ وہ اپنے غلام وطن میں واپس نہیں جائیں گے اور اپنی پوری زندگی پردیس اور غریب الوطنی میں گزار دیں گے۔

بظاہر تو یہ کہنا برا بڑا آسان ہے' لیکن اپنی اس بات کو نباہنے کے لیے مصائب و آلام کی جن وادیوں سے انہیں گزرنا پڑا...... اپنے وطن میں رہتے ہوئے ان کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

ڈاکٹر صاحب...... نے زندگی بھری شادی نہیں کی۔ اس کی بھی ایک اہم وجہ اسی غریب الوطنی کو قرار دیا جا سکتا ہے، چنانچہ ان سے ایک موقع پر جب اس قسم کا سوال کیا گیا تو انہوں نے خود اس کی وجہ یہ بیان کی.

''ہمارے ہاں یہ کام والدین کے ذمہ ہوتا ہے۔ میں چونکہ ایک طرف وطن سے دور یہاں تنہا رہا اور دوسری طرف والدین سے بھی محروم رہا' اس لیے خاندان میں کسی کو خیال نہ رہا' میں تعلیم و تحقیق میں اس درجہ منہمک اور مستغرق رہا کہ اس طرف توجہ نہ کی گئی، بس یونہی وقت گزرتا گیا۔ (۷)

۳۔ ڈاکٹر صاحب کے کام کی وسعت وقبولیت

دنیا میں اللہ تعالیٰ کا ایک دستور یہ بھی ہے کہ وہ اپنے جن بندوں کا کام قبول کرتا ہے ان کے کام میں اتنی عظمت پیدا کر دیتا ہے کہ آنے والے لوگ یہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ کام ایک فرد کا نہیں' بلکہ ایک جماعت اور ایک ادارے کا ہے'..... قرآن حکیم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک ''امت'' اور ایک گروہ قرار دینا..... اسی سلسلے کی ایک واضح مثال ہے۔ (۸)

اسلامی تاریخ میں ایسے افراد کی کئی مثالیں موجود ہیں جن کے کام میں اللہ تعالیٰ نے اتنی برکت اور قبولیت پیدا فرمادی تھی کہ ان کے بعد میں آنے والے لوگ ان کے کام کی عظمت کو دیکھ کر یہ محسوس کرتے تھے کہ وہ کام کسی ایک فرد کا نہیں بلکہ کسی جماعت کا کام ہے..... امام الغزالیؒ امام فخر الدین رازیؒ 'ابوجعفر الطبریؒ' امام ابن قیم' شیخ ابن تیمیہؒ' شیخ ابن العربی' شاہ ولی اللہ محدثؒ اور اس نوع کی دوسری بے شمار مثالیں موجود ہیں' عصر حاضر میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ..... مرحوم بھی..... اسی گروہ

کے ایک فرد تھے' اسی دور کے ایک اور ..... بزرگ مولانا ابوالحسن علی ندوی بھی ..... اسی سلسلے کی ایک مثال ہیں.

ڈاکٹر صاحب نے اپنی زندگی کے تقریباً ساٹھ سالوں میں جو جو کارہائے نمایاں انجام دیئے اور جو مقالات اور جو کتابیں طبع و تالیف فرمائیں' ان کی تعداد ..... ہزاروں میں ہے (تقریباً دوسو کے قریب کتابیں اور ایک ہزار کے قریب مقالات) جن کے دنیا کی ہر اہم زبان میں تراجم موجود ہیں' یہ سعادت بزورِ بازو حاصل نہیں ہوسکتی' بلکہ یہ سعادت ..... اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ارزاں ہوتی ہے.

۴۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ بطور ''اردو دائرۂ معارف اسلامیہ'' کے خصوصی مقالہ نگار

ڈاکٹر صاحب ..... نے جہاں بے شمار مقالات اور کتابیں تصنیف و تالیف فرمائیں' وہاں انہوں نے ..... اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے لیے بھی ..... بہت سے مقالات لکھے:

ا۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کا تعارف

اردو دائرہ معارف اسلامیہ ..... بلاشبہ جامعہ پنجاب کا ..... ایک عظیم علمی اور فکری منصوبہ ہے اور اس کے متعلق معروف ادیب اور اسلامی سکالر علامہ حسام الدین راشدی نے بجا طور پر لکھا تھا:

''پاکستان کے ۲۷ (اب ۵۵) سالہ عرصے میں فقط یہی ایک کام سنجیدہ' پاکیزہ' دائمی رہنے والا اور علمی طور پر ہم سب کو زندہ رکھنے والا ہوا ہے' خدا کرے کہ جلد بخیر وخوبی انجام کو پہنچے'' (۹)

علمی اور فکری اعتبار سے اس مستند اور ٹھوس علمی کام کی ابتدا ۱۹۵۰ء سے ہوئی' لیکن عملی کام شروع کرنے سے پہلے ..... اس تحقیقی کام کے مختلف پہلوؤں پر غور خوض ہوا۔ نئے اور مکمل طور پر اوریجنل دائرہ معارف کی تکمیل کو ..... پاکستان اور پھر جامعہ پنجاب کے اس شعبے کے لیے ..... مشکل تصور کرتے ہوئے ..... یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس علمی اور تحقیقی منصوبے کی اساس لائیڈن سے طبع ہونے والے ''دائرہ معارف اسلامیہ'' پر رکھی جائے گی' لیکن اس میں برعظیم پاک و ہند اور اپنے مخصوص پس

منظر سے آہنگی کے لیے جہاں ضرورت ہوگی' نئے مقالات بھی شامل کیے جائیں گے۔

چنانچہ اس کے پہلے مدیر اعلیٰ ڈاکٹر محمد شفیع کے زمانے (۱۹۵۰ء تا مارچ ۱۹۶۳ء) سے ہی اس میں موزوں اور مناسب اضافوں کا سلسلہ شروع کر دیا گیا' یہ اضافے عنوانات کی فہرست میں بھی ہوئے برعظیم پاک و ہند کے متعلق نئے عنوانات بھی شامل کیے گئے اور لائیڈن سے طبع ہونے والے دائرہ معارف میں موجود عنوانات پر بھی نئے مقالات لکھوائے گئے۔ اس ضمن میں نئے مقالات کی تصنیف و تالیف کے لیے دنیائے اسلام کے جن محققین پر نگاہ انتخاب پڑی اور جن کے نام اس فہرست میں شامل کیے گئے' ان میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم کا نام نامی بھی شامل تھا۔

۲۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ سے تعلق کی ابتداء

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا شعبے سے ..... تعلق کب قائم ہوا؟..... اس سلسلے میں کوئی ٹھوس شہادت تو ہمارے پاس موجود نہیں ہے' لیکن دفتری ریکارڈ کی رو سے' انہوں نے اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے لیے ..... الف بائی ترتیب میں' جو پہلا مقالہ تحریر فرمایا: وہ ''آئین'' کا مقالہ ہے..... یہ مقالہ ۱۹۶۲ء۔۱۹۶۳ء میں طبع ہوا' جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ مقالہ اسی زمانے میں یا اس سے ایک یا دو سال قبل کے زمانے میں لکھوایا گیا تھا۔

اس زمانے میں..... ڈاکٹر محمد حمید اللہ..... کا نام اتنا معروف نہ تھا' البتہ اہل علم ان سے ان کے علمی مقام سے اچھی طرح واقف تھے..... لہٰذا..... یہ سوال بڑا اہم ہے کہ شعبے میں کون سی شخصیت ..... ان کے..... اس تعلق کا ذریعہ بنی تھی؟

یہ زمانہ ''اردو دائرہ معارف اسلامیہ'' کی تدوین و تالیف کا ابتدائی زمانہ تھا اور شعبے کے سربراہ ڈاکٹر مولوی محمد شفیع تھے' ڈاکٹر صاحب کے اس زمانے کے معروف مسلم اور غیر مسلم اہل علم سے ذاتی روابط تھے' اس لیے یہ بات قرین قیاس معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے بذات خود..... ڈاکٹر محمد حمید اللہ سے رابطہ قائم کیا ہو اور انہیں اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے لیے مقالات لکھنے پر آمادہ کیا ہو۔

تاہم اس ضمن میں ایک ''قیاس'' یہ بھی ہے کہ اس کے لیے ''ڈاکٹر وحید مرزا'' ذریعہ بنے

ہوں..... ڈاکٹر وحید مرزا..... بمبئی یونیورسٹی کے ایک استاد تھے‘ اور ڈاکٹر مولوی محمد شفیع کے ذاتی دوست۔ ڈاکٹر محمد شفیع کے حالات کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ..... جب قلمی اور نادر کتابوں کی تلاش میں ہندوستان خصوصاً بمبئی جاتے..... تو ڈاکٹر وحید مرزا ہی کے ہاں میں قیام کرتے تھے۔ ڈاکٹر وحید مرزا ان کی پوری طرح مدد کرتے تھے‘ بعد ازاں جب..... اردو دائرہ معارف اسلامیہ کی تدوین کے لیے موزوں افراد کی ضرورت محسوس ہوئی‘ تو ڈاکٹر محمد شفیع کی نگاہ انتخاب ان پر پڑی‘ چنانچہ وہ ۱۹۶۵ء کی جنگ ستمبر تک یہاں..... کام کرتے رہے۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کے نام اپنے ایک مکتوب میں ڈاکٹر وحید مرزا کا ذکر کیا ہے (۱۵)..... اس سے بھی یہ گمان ہوتا ہے کہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے..... اس تعارف میں شاید وحید مرزا صاحب نے..... کچھ کردار ادا کیا ہو؟

بہر حال..... ڈاکٹر محمد حمید اللہ..... کا اردو دائرہ معارف اسلامیہ سے تعلق بالکل ابتدائی زمانے میں ہو گیا تھا‘..... اور ان کا پہلا مقالہ ''حرف الف'' کی تختی میں شائع ہوا‘..... یہ تعلق..... شعبے کے عملی ارتقاء کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتا رہا‘..... اور جس طرح حرف الف کی تختی میں ان کا مقالہ شامل ہے‘ اسی طرح حرف یاء کی تختی بھی‘ جس پر..... اس موسوعۂ علمیہ کا اختتام ہوتا ہے‘ ڈاکٹر صاحب کے مقالات سے خالی نہیں ہے‘ اس تختی میں ڈاکٹر صاحب کا مقالہ ''یہود'' موجود ہے..... اس طرح ڈاکٹر محمد حمید اللہ..... اس شعبے سے قلمی رابطہ رکھنے والے ان چند اہل علم میں شامل ہیں‘ (میرے علم کے مطابق وہ دنیائے اسلام کے واحد سکالر ہیں)‘ جن کا اس موسوعۂ علمیہ سے قلمی تعلق حرف الف کی تختی سے شروع ہوا اور اس کے اختتام تک برابر جاری رہا۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کی طباعت کی ابتدا ۱۹۵۸ء سے اور تکمیل ۱۹۹۲ء میں ہوئی..... اس طرح تقریباً ۳۴ برسوں پر محیط عرصے کے دوران میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا شعبے سے تعلق برابر قائم رہا‘ جو شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ اور پنجاب یونیورسٹی کے لیے بہت بڑا اعزاز ہے۔

۳۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے لیے صدر شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کی پیشکش

درمیان میں ایک وقت ایسا بھی آیا جب..... صدر شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کی مسند خالی ہوئی، تو ڈاکٹر محمد حمید اللہ کو اس مسند کے لیے سرکاری طور پر پیش کش کی گئی:

اس اجمال کی تفصیل اس طرح ہے کہ جب ''ڈاکٹر مولوی محمد شفیع'' کا مارچ ۱۹۶۳ء میں انتقال ہوا، تو اس وقت سینارٹی کے اعتبار سے شعبے میں سب سے زیادہ سینئر ڈاکٹر وحید مرزا تھے۔ جن کا تعلق ممبئی یونیورسٹی سے تھا اور جو ڈیپوٹیشن پر یہاں خدمات انجام دے رہے تھے، چنانچہ شعبے کے بورڈ آف گورنر نے..... سنیارٹی کا خیال اور لحاظ کرتے ہوئے..... انہیں شعبے کی مسند صدارت پر فائز کر دیا..... چنانچہ انہوں نے مولوی محمد شفیع ہی کے اسلوب میں..... شعبے کے تحقیقی منصوبوں کو آگے بڑھانا شروع کر دیا۔

لیکن ۱۹۶۵ء میں دونوں ملکوں کے حالات بری طرح خواب ہو گئے اور کشمیر میں شروع ہونے والی جنگ..... ''پاک بھارت جنگ'' میں بدل گئی، جس سے دونوں ملکوں کے مابین سفارتی روابط مکمل طور پر ختم ہو گئے۔

حالات کی اس بدلتی ہوئی صورت حال کا..... شعبے پر یہ اثر پڑا کہ ڈاکٹر وحید مرزا کو..... واپس ہندوستان جانا پڑا اور یوں یہ شعبہ صدر شعبہ کے بغیر رہ گیا

۱۹۶۶ء کی ابتداء میں ''صدر شعبہ'' کی آسامی کو مشتہر کرنے کے لیے اخبار میں اشتہار دیا گیا، لیکن کوئی بھی موزوں شخصیت سامنے نہ آ سکی، اس پر سنڈیکیٹ پنجاب یونیورسٹی نے وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کو ہدایت کی کہ وہ اس ضمن میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کو اس مسند کی پیشکش کریں، چنانچہ اس موقع پر..... اس وقت کے وائس چانسلر..... پروفیسر حمید احمد خان نے، جو پنجاب یونیورسٹی کے نمایاں ترین شیوخ جامعہ میں سے ہیں..... ڈاکٹر صاحب کو خط لکھا یہ خط اردو میں تحریر کیا گیا ہے..... اس کی عبارت درج ذیل ہے:

۹ ستمبر ۱۹۶۶ء

مکرمی و محترمی!

السلام علیکم..... ایک اہم علمی و قومی مسئلے پر آپ کی توجہ مبذول کروانے کی اجازت چاہتا

ہوں، اور امید کرتا ہوں کہ آپ اس مسئلے کی انہی دو حیثیتوں کو پیش نظر رکھ کر اس پر غور فرمائیں گے۔

آپ کو معلوم ہوگا کہ ڈاکٹر مولوی محمد شفیع مرحوم کی وفات کے بعد Urdu Encydlopaedia of Islam، یعنی دائرہ معارف اسلامیہ (اردو) کے صدر ڈاکٹر وحید مرزا مقرر ہوئے تھے، لیکن پاکستان و ہند کی گذشتہ جنگ کے بعد وہ بھارت چلے گئے اور پھر واپس تشریف نہ لائے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ یونیورسٹی کو ان کا استعفار منظور کرنا پڑا۔ اب کوئی نو دس مہینوں سے ان کی جگہ خالی پڑی ہے اور ہمیں مسلسل کوشش کے باوجود دائرہ معارف اسلامیہ کے اہم کام کو اعلیٰ معیار پر جاری رکھنے کے لیے کوئی موزوں شخصیت نہیں مل سکی۔ اس وقت یہاں سب کی نظریں آپ کی طرف اٹھ رہی ہیں، کیونکہ ڈاکٹر مولوی محمد شفیع مرحوم کے حقیقی و معنوی جانشین آپ ہی ہیں اور آپ ہی اس قومی منصوبے کو باحسن وجوہ پایۂ تکمیل تک پہنچا سکتے ہیں۔ لہٰذا میری استدعا ہے کہ آپ اس ادارے کا سربراہ ہونا قبول فرمائیں اور مجھے براہ کرم مطلع فرمائیں کہ آپ کن شرائط پر یونیورسٹی کی یہ پیشکش قبول فرما سکیں گے۔ اس سلسلے میں اطلاعاً یہ گذارش کردوں کہ صدر دائرہ معارف اسلامیہ کے لیے پندرہ سو روپے ماہوار کے علاوہ ڈیڑھ سو روپے ماہوار بطور کرایہ مکان پہلے سے ہی مقرر ہے، نیز خاص صورتوں میں اس رقم پر خاص/ذاتی مشاہدے کا اضافہ بھی ممکن ہے

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے.

فقط والسلام.

منتظر جواب باصواب

(حمید احمد خان)..... (۱۱)

<u>بخدمت شریف! جناب ڈاکٹر محمد حمید اللہ</u>

ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اس کے جواب میں پاکستان آنے سے معذرت کر لی اور اس کی بڑی معقول وجوہ بیان کیں، لیکن انہوں نے اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے ساتھ تعاون کرنے پر آمادگی کا

اظہار کیا' ڈاکٹر صاحب کے خط کا متن درج ذیل ہے:

مخدوم ومحترم وائس چانسلر صاحب

سلام مسنون نیاز مندانہ دو دن ہوئے عنایت نامہ ملا' غور کرتا رہا کہ کیا جواب دوں:

یہ معلوم کر کے دلی صدمہ ہوا کہ دائرہ معارف اسلامیہ کے کام میں رکاوٹیں پیدا ہو گئی ہیں' میرا فریضہ ہے کہ ممکنہ ہاتھ بٹاؤں' لیکن کئی پیچیدگیاں ہیں:

میں بوڑھا ہو چلا ہوں' گذشتہ محرم میں ساٹھ سال ختم کر چکا ہوں' اس کام کے لیے ایک جواں سال مستعد آدمی کی ضرورت ہے۔ جامعہ استانبول کی خدمت میں معاہدے میں ابھی پانچ سال اور باقی ہیں وہاں ہر سال تین ماہ کے لیے جانا پڑتا ہے۔

آپ کے ہاں کے کام کی دو ہی نوعیتیں ہو سکتی ہیں: انتظامی اور علمی' مجھے انتظام کا نہ تجربہ ہے اور نہ سلیقہ۔ علمی کام کے لیے لاہور کا قیام لابد نہیں معلوم ہوتا۔ انیس سال سے ادھر قیام کے باعث لاہور کی گرم آب وہوا اب اپنی پیری میں برداشت کرنا مشکل ہے۔ میں نہیں جانتا ذیل کی تجویز کسی حد تک قابل عمل ہوگی: آپ مثلاً وہاں کار برآری کے لیے کسی اچھے فاضل کو مامور فرمالیں..... کراچی میں غالباً عربی کے پروفیسر ہیں' ڈاکٹر سید محمد یوسف' وہ میری رائے میں ہر طرح موزوں ہیں..... اور کام مجھے پیرس روانہ فرماتے رہیں' مطلب یہ ہے کہ ہر کراسہ کو مطبع بھیجنے سے قبل میں دیکھ لوں اور قابل اصلاح چیز معلوم ہو تو تجویز پیش کر دیا کروں' کتب کی سہولتیں ظاہر ہے کہ یہاں زیادہ ہیں۔

میں اس کام کا کوئی معاوضہ نہیں چاہتا' پاکستانی سفارت خانہ اگر ڈپلومیٹک بیاگ سے کاغذات کی آمد ورفت کا انتظام کر دے تو بہتر ہے کیونکہ یہاں کی ڈاک کا قواعد کے تحت ایسے کاغذات کتاب نہیں' بلکہ خط شمار ہوتے ہیں اور ہوائی ڈاک ناقابل برداشت طور پر گراں ہو جائے گی۔

ان حالات میں ماہوار کا سوال پیدا نہیں ہوتا' جامعہ عثمانیہ میں چودہ سال کام کر چکا تھا' جدید دور میں اس نے طے کیا کہ مجھے وظیفے (پنشن) کا حق نہیں' یہاں مکرر نئی زندگی شروع ہوئی' دو چار سال بعد یہاں بھی وظیفے کا حق پیدا ہوگا۔ اس سے دستبردار ہو کر کسی اور ملک میں نئی طرز زندگی اپنی پیرانی سالی میں پیچیدگیاں پیدا کرے گی' یہ ظاہر کہ پاکستان میں ماہوار یہاں سے کم ملے تو وہاں کے مصارف بھی کم

ہوں گے اس لیے اس کو کوئی اہمیت یوں بھی نہیں

ڈاکٹر وحید مرزا صاحب نے مجھ سے ''بیمہ'' (انشورنس) کے متعلق ایک مقالہ مانگا تھا' میں اسے دو چار دن میں بھیجنے والا ہی تھا کہ آپ کا عنایت نامہ ملا۔ معلوم نہیں اس کی کس حد تک ضرورت باقی ہے' بہر حال اسے ان شاءاللہ قریب میں بھیج ہی دوں گا' داشتہ آید بکار

نیاز مند

(محمد حمید اللہ)..... (۱۲)

یہاں یہ ذکر کرنا مناسب ہوگا کہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب کی تجویز اگرچہ بہت عمدہ تھی' مگر شاید قابل عمل نہ تھی' اس لیے کہ ''وزارت خارجہ'' مرکزی حکومت کا ایک ادارہ ہے اور وزارت خارجہ کے چلانے والے بیوروکریٹ لوگ کیا جانیں کہ ''اردو دائرہ معارف اسلامیہ'' کس بلا کا نام ہے اور علمی دنیا میں اس کی کیا اہمیت ہے؟..... غالباً اسی لیے اس تجویز پر عمل نہیں ہوسکا۔

۴۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے ساتھ ڈاکٹر حمید اللہ کا تعاون

اس تجویز کو پذیرائی اور حمایت نہ ملنے کے باوجود' درویش منش اور علم دوست ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اسے نہ تو اپنی انا کا مسئلہ بنایا اور نہ ہی اس کی بنیاد پر شعبے کے ساتھ اپنے تعاون کا سلسلہ موقوف کیا' بلکہ انہوں نے ..... بدستور ..... اس تعاون کو بڑھانے کا عمل جاری رکھا..... چنانچہ انہوں نے اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے لیے جو مقالات تحریر کیے (۱۳) ان کی تعداد ۳۲ ہے۔ اور وہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کی پہلی جلد سے لے کر اس کی آخری جلد تک مختلف جلدوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جس سے اس تعاون کی گہرائی اور گیرائی کا اندازہ ہوتا ہے۔ جو اردو دائرہ معارف اسلامیہ کو ڈاکٹر صاحب سے ملا۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا ایک مقالہ جو ابو حنیفہؒ کے عنوان پر ہے، ابھی تک غیر مطبوع ہے۔ یہ مقالہ بہت عمدہ اور تحقیقی نوعیت کا ہے۔ اس پر مقالے کو اس فہرست میں شامل کر لیا جائے تو مقالات کی تعداد ۳۳ ہو جاتی ہے یہ مقالہ تکملہ اردو دائرۂ معارف اسلامیہ میں طبع ہوگا۔

ان مقالات کے مسودے ..... زیادہ تر ٹائپ شدہ ہیں ..... جو کہ وہ اپنے ہاتھ سے ٹائپ کرتے تھے۔ البتہ ابرہہ کا مقالہ ان کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ یہ مقالہ تقریباً ۶ صفحات پر مشتمل ہے..... تحریر بڑی واضح ہے۔ ہر لفظ اچھی طرح پڑھا جا سکتا ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ ''خط'' (لکھائی) کے معاملے میں وہ بڑے محتاط تھے اور ان کی لکھائی بڑی واضح اور بہت کھلی ہوتی تھی.

۵۔ موضوعات کا جائزہ

اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں ڈاکٹر صاحب کے جو مقالات طبع ہوئے ہیں ان کے موضوعات..... کو درج ذیلی عنوانات میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

ا۔ آئین، قانون، نظم ونسق،

ڈاکٹر حمیداللہ صاحب اس عنوان پر بڑی گہری نظر رکھتے تھے اور انہوں نے اس موضوع پر اپنی متعدد کتابوں میں بڑی عمدہ بحثیں کی ہیں۔ ان کے جرمنی، فرانس اور جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن سے پی ایچ ڈی..... کے مقالات بھی قریب قریب ایسے ہی موضوعات پر ہیں۔ اس لیے وہ عالم اسلام کے ایک ایسے سکالر اور ماہر قانون اسلامی تھے جن کا اس شعبے میں پورے عالم اسلام میں کوئی مد مقابل نہ تھا۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں انہوں نے اس عنوان پر جو مقالات تحریر کیے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

آئین: (Constitution)

یہ مقالہ..... اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے تقریباً پونے دو صفحات پر محیط ہے۔ اس میں (۱۴) فاضل مؤلف نے..... آئین کو ایک فارسی لفظ قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ اسلامی تاریخ میں اس کا سب سے پہلے استعمال بنوعباس کے زمانے میں ہوا..... اس مقالے میں ڈاکٹر صاحب نے..... میثاق مدینہ کو..... دنیا کا پہلا تحریری آئین قرار دیا ہے۔ (۱۵) اس موضوع پر ڈاکٹر صاحب ایک مستقل کتاب The first writen constitution in the world میں بھی اظہار خیال

کر چکے ہیں، الغرض..... یہ اس عنوان پر مختصر، مگر جامع تحریر ہے

۲۔عہد نبوی میں نظم ونسق مملکت

۳۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بطور مقنن

ان دونوں مقالات کا تعلق بھی..... ''قانون'' اور آئین سازی سے ہے اور چونکہ مقالات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے لکھے گئے ہیں اس لیے ان موضوعات کا ''سیرت طیبہ'' سے بھی گہرا تعلق ہے۔ یہ مقالات اردو دائرہ معارف اسلامیہ کی انیسویں جلد اور ''مجموعۂ سیرۃ خیر الانام'' میں شامل ہیں۔(۱۶)

ان دونوں مقالات میں ڈاکٹر صاحب نے بڑی علمی بصیرت کے ساتھ عہد نبوی میں سلطنت مدینہ کے انتظامی ڈھانچے اور قانون سازی کا جائزہ لیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں سرکاری مشینری..... بڑے منظم اور بڑے مربوط طریقے سے کام کر رہی تھی، اس انتظامیہ کے شہری اور قومی ونگ ایک دوسرے سے الگ تھے، ہر کام بڑے منظم اور مربوط طریقے پر انجام پذیر ہو رہا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کے اس مقالہ میں بہت سی باتیں قارئین کے لیے..... اچھوتی اور نئی ہیں۔ مثال کے طور پر انہوں نے بخاری شریف کے حوالے سے لکھا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے زمانے میں مدینہ منورہ کی مردم شماری کرائی تھی جو غالباً..... عرب کی سرزمین پر ہونے والی پہلی مردم شماری ہے، جس میں پندرہ سو مردوں اور عورتوں کا اندراج ہوا تھا. اور لکھا ہے۔ کہ بظاہر یہ ہجرت کے عین بعد مدینے سے متعلق ہے۔ نیز یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت سی ذمہ داریاں خواتین کو تفویض کر رکھی تھیں.

ان مقالات میں انہوں نے جزئی واقعات سے کلیات کا استنباط کیا ہے اور احادیث اور دوسرے مآخذ میں جہاں بھی کوئی واقعہ مذکور ہے، اس سے انہوں نے ایک قاعدہ اور کلیہ اخذ کرتے ہوئے اسے عام زندگی پر منطبق کیا ہے.

الغرض ان دونوں مقالات سے عہد نبوی میں نظم ونسق اور قانون سازی کی صورت حال پر

بڑی عمدہ روشنی پڑتی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ کا ایک نیا گوشہ سامنے آتا ہے۔

۲۔ اسلامی معاشیات

ڈاکٹر صاحب اسلامی معاشیات اور اقتصادیات کے بعض پہلوؤں پر بھی بڑی گہری نظر رکھتے تھے اور اس بارے میں ان کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ اس حوالے سے انہوں نے ..... اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے لیے چند مقالات تحریر کیے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(۱) معاقل

جن دنوں میں ڈاکٹر صاحب ..... کو شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کی صدارت کی پیشکش ہوئی، ان دنوں وہ بیمہ کے عنوان پر مقالہ لکھ رہے تھے، جن کا ذکر انہوں نے وائس چانسلر کے نام اپنے خط میں بھی کیا ہے (۱۷) یہ مقالہ ..... ''معاقل'' کے عنوان سے چھپا ہے۔

ڈاکٹر صاحب کے تفردات میں سے ایک یہ مسئلہ بھی ہے کہ وہ اسلام کے معاقل کے نظام کو موجودہ بیمہ کا پیش رو قرار دیتے تھے، چنانچہ انہوں نے معاقل پر جو مقالہ تحریر کیا ہے (۱۸) اس میں معاقل کی ادائیگی کی ذمہ داری سے، جو جانی (مجرم) کے خاندان پر عائد کی گئی ہے، انہوں نے وسیع تناظر میں ''بیمہ کمپنی'' کا مفہوم سمجھا ہے اور اسے موجودہ ''بیمہ'' کی ایک قدیم نظیر قرار دیا ہے۔ (۱۹)۔ اپنے اس مقالے میں انہوں نے عرب کی مقامی روایات اور خصوصاً ''میثاق'' مدینہ کی بعض دفعات کو بھی بطور دلیل پیش کیا ہے ..... اور لکھا ہے کہ بعض قبائل میں ہنگامی ضروریات کے لیے فنڈز جمع کرنے کا رواج موجود تھا، جس طرح کہ بنو نضیر کے ہاں اس کی موجودگی کا پتہ چلتا ہے۔ (۲۰) ..... یہ ''فنڈز'' بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی تھی۔

ڈاکٹر صاحب کی تحقیق کے مطابق ''معاقل کا یہی تصور مدینہ منورہ کے ''یہودی ساہوکاروں'' کے ذریعے مغرب میں پہنچا اور اس نے موجودہ شکل وصورت اختیار کر لی''۔

بہرحال، علمی اور فکری اعتبار سے یہ مقالہ بڑی اہمیت کا حامل ہے اور ہماری ناقص معلومات کے مطابق اس موضوع پر اولین کاوش ہے۔

۲۔ میزانیہ

بجٹ یا میزانیہ سازی..... بھی دنیا کے ان تصورات میں سے ہے، جسے مغرب اپنی اختراع قرار دیتا ہے، لیکن اس مقالے میں جو تقریباً چھ صفحات پر مشتمل ہے(۲۱) ڈاکٹر صاحب نے پوری تحقیق کے ساتھ یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام کو اس میدان میں بھی سبقت کا شرف حاصل ہے۔ عام طور پر ہمارے ہاں..... عہد نبوی کے مالی وسائل کے عنوان، پر معلومات، بہت کم ملتی ہیں اور اس عہد کے متعلق سے یہ باور کیا جاتا ہے کہ گویا اس زمانے میں اسلامی ریاست..... بلا محصولات کے چل رہی تھی.

بجٹ ..... یا ''میزانیہ'' میں سرکاری اخراجات پورے کرنے کے لیے ..... محاصل کی وصولی اور اس کے اخراجات کا باقاعدہ ایک نظام ہوتا ہے۔ اس مقالہ میں فاضل مقالہ نگار نے یہ ثابت کیا ہے کہ خود عہد نبوی میں ہر طرح کے محصولات جمع کیے جاتے تھے۔ کچھ وقتی نوعیت کے تھے، اور دوسرے مستقل اور دیرپا نوعیت کے، مقالے میں ڈاکٹر صاحب نے عہد نبوی اور عہد خلفائے راشدین میں دونوں طرح کے محصولات کی وصولی کے، نظام پر بحث کی ہے اور اسلامی حکومت کے مالی وسائل پر روشنی ڈالی ہے۔

اس مقالے میں ڈاکٹر صاحب نے واضح کیا ہے کہ نقد سونا، چاندی، زراعت و باغبانی کی پیداوار اور جانوروں کے ریوڑوں کے علاوہ معدنیات اور رکاز (اتفاقاً دریافت شدہ پرانے دفینوں) پر بھی دس فیصد محصول عائد کیا گیا تھا

مقالے کے آخری حصے میں فاضل مقالہ نگار نے خلافت بنی امیہ اور عہد بنو عباس..... میں مختلف علاقوں سے حاصل ہونے والی سالانہ آمدنی کے گوشواروں کا بھی ذکر کیا ہے.

الغرض..... یہ مقالہ ڈاکٹر صاحب کے علمی اور فکری زاویوں کے متعلق..... ایک چشم کشا تحریر اور ذہن کشا ذریعے کی حیثیت رکھتا ہے.

اسی عنوان پر انہوں نے اپنے انگریزی مقالے Budgeting and Taxation in the time of the Holy Prophet (''جرنل پاکستان، ہسٹاریکل سوسائٹی آف

پاکستان، کراچی ۱۹۵۵ء، اسلامک ریوُووکنگ لنڈن ۱۹۵۶ء'') میں بھی بحث کی ہے.

۳۔ آبنوس

اس سے ملتا جلتا ایک عنوان آبنوس بھی ہے، ملتا جلتا اس لیے کہ اس کا تعلق اسلامی عہد کی صنعت کے ساتھ ہونے کی بنا پر بالآخر..... اس کا..... اسلامی معاشیات سے گہرا تعلق ہے۔آبنوس پر مقالہ تقریباً اڑھائی صفحات پر مشتمل ہے۔(۲۲) یہ مقالہ بنیادی طور پر معروف مستشرق جے ھل (J. Hill) کا لکھا ہوا ہے، ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اس پر نظر ثانی کر کے اسے بہتر بنایا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر صاحب نے...... ڈیڑھ صفحے پر مشتمل کتاب الصید نہ (مخطوطہ بروسہ، ورق ۹ وبعد) سے اردو ترجمہ کے ساتھ ایک طویل اقتباس بھی دیا ہے۔ جسے دائرہ معارف اسلامیہ کی پہلی جلد کے آخر میں زیادات کے عنوان سے شائع کیا گیا ہے۔(۲۳)

اس مقالے میں..... ڈاکٹر صاحب نے آبنوس کی لکڑی کی اقسام..... اور اسلامی دنیا میں اس کے استعمال پر مفید اور اہم معلومات مہیا کی ہیں۔

(۳) مسلم اصطلاحات وتصورات

اسلامی اصطلاحات وتصورات بھی اردو دائرہ معارف اسلامیہ کا ایک اہم شعبہ ہیں۔ چنانچہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں اس عنوان پر سیکڑوں مقالات شامل ہیں۔ڈاکٹر صاحب نے اس شعبہ سے متعلق جو مقالات تحریر کیے ان میں درج ذیل عنوانات پر مقالات شامل ہیں:

۱۔امۃ

امۃ کا لفظ قرآن وحدیث میں بکثرت استعمال ہوا ہے۔(۲۴) اس لیے اس کا مفہوم واضح کرنے کے لیے اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں ایک خصوصی مقالہ شامل کیا گیا ہے..... یہ مقالہ آر پیرٹ (R. Paret) نامی معروف مستشرق نے لکھا ہے اور ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اس پر نظر ثانی کی ہے..... مقالہ تقریباً اڑھائی صفحات پر مشتمل ہے۔(۲۵)

اس مقالے میں ڈاکٹر صاحب نے قرآن مجید کی آیات مبارکہ' احادیث طیبہ اور میثاق مدینہ وغیرہ کے ذریعے ..... ''امۃ'' کا مفہوم واضح کیا ہے اور لکھا ہے کہ اس کے عمومی معنی قوم اور جماعت کے ہیں' مگر خاص طور پر ایسی جماعت کے جس میں کوئی امر مشترک پایا جائے..... آگے چل کر فاضل مقالہ نگار نے ''اُمت'' کے لفظ پر بحث کرتے ہوئے اسے اسلام کے عالمگیریت کے تصور کے ساتھ ملا دیا ہے اور لکھا ہے کہ ملت اسلامیہ نہ صرف یہ کہ عربی تک محدود نہ رہی، بلکہ ہر مسلمان خواہ اس کی قومیت کچھ بھی ہو اس میں شامل ہوتا چلا گیا' اور یوں ایک عالمگیر معاشرہ وجود میں آ گیا.

۳۔ بعث

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ..... اپنی حیات مبارکہ کے ایام میں جو محیر العقول کامرانیاں حاصل کیں ان کے پیچھے آپ کی تعلیمات کی صداقت اور ان تعلیمات کو مؤثر طور پر لوگوں تک پہنچانے کا عمدہ ترین انداز کا بھی بڑا دخل تھا..... آپ کی تعلیمات میں ایک اہم ..... موضوع ''بعث'' کا بھی ہے.

بعث کے لغوی معنی بھیجنے' روانہ کرنے' برپا کرنے اور اٹھانے وغیرہ کے ہیں۔ بطور اصطلاح اس سے مراد روز محشر میں لوگوں کا زندہ کر کے اٹھایا جانا ہے، حقیقت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات میں ''بعث'' یا معاد کو بڑی اہمیت حاصل ہے.

ڈاکٹر صاحب نے اپنے مقالے میں اسی عنوان پر قرآن وسنت کی تعلیمات کو جائزہ پیش کیا ہے۔ جو بہت معلومات افزاء ہے۔ (۲۶)

(۴) سوانح نگاری

اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں اعلام ..... یعنی اسلامی شخصیات کے عنوان پر بھی بہت سا مواد شامل ہے..... جسے اگر الگ کیا جائے تو اس کی ضخامت ..... چودہ پندرہ جلدوں سے کسی طرح بھی کم نہ ہوگی۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ بہت اچھے سوانح نگار بھی تھے۔ انہوں نے مختلف لوگوں کی سوانح عمریوں اور ان کے حالات زندگی پر بھی قلم اٹھایا ہے۔ اس پہلو سے انہوں نے اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں

جن جن شخصیات کے حالات زندگی پر قلم اٹھایا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

ا۔ ابرہہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سال ولادت "عام الفیل" کے نام سے معروف ہے..... جو کہ عرب کی تاریخ کے سب سے انوکھے واقعے "حملۂ فیل" کی غمازی کرتا ہے۔ قرآن مجید کی ایک سورۃ بھی "الفیل" کے نام سے اتری ہے..... اس میں بھی اسی واقعے کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس واقعے کا مرکزی کردار "ابرہۃ" نامی ایک حبشی حکمران تھا.

اس عنوان پر اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں دو مقالات شامل کیے گئے ہیں۔ پہلا مقالہ مستشرق (A.F.L.Beeston) کا ہے، جس نے ابرہہ کے متعلق زیادہ تر مغربی مآخذ پر انحصار کیا ہے اور اس کو ایک عظیم حکمران ثابت کرنے کی کوشش کی ہے.

ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اپنے مقالہ میں جو تقریباً نو صفحات پر محیط ہے، ابرہہ کے متعلق مشرقی اور مغربی دونوں مآخذ سے استفادہ کرتے ہوئے اس کے متعلق بہت سے اہم حقائق بیان کیے ہیں، انہوں نے لکھا ہے کہ ابرہہ دراصل عربی کے ابراہیم اور مغربی زبانوں کے ابراہام کی حبشی شکل ہے، اس نام کے پہلے بھی ایک دو حکمران گزرے ہیں.

ڈاکٹر صاحب نے حجری آثار اور قدیم مآخذ سے استفادہ کرتے ہوئے "ابرہہ" کے خاندانی پس منظر، اس کی حکومت کے قیام اور اس کے مقاصد کے متعلق وقیع معلومات فراہم کی ہیں، خصوصاً اس کے حملہ کعبہ کے متعلق بہت سے اہم حقائق ٹھوس مآخذ کی مدد سے بیان کیے ہیں۔ (۲۷)

لیکن چونکہ اس مقالے میں ڈاکٹر صاحب نے قدیم حجری اور قلمی مآخذ سے استفادہ کیا ہے۔ اس لیے اس مقالے کا اسلوب ڈاکٹر صاحب کے دوسرے مقالات کے مقابلے میں قدرے بھاری پن لیے ہوئے ہے۔ سرسری نظر ڈالنے سے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے ہم کسی ترجمہ شدہ مقالے کو پڑھ رہے ہوں، لیکن ایسا نہیں ہے، یہ مقالہ مکمل طور پر ڈاکٹر صاحب کا مرتب کردہ ہے۔ اس مقالے میں انہوں نے خصوصاً قدیم تاریخوں کے اقتباسات بھی دیئے ہیں اور ابرہہ کے متعلق مستشرقین کی پھیلائی

ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا ہے۔

۲۔ الدینوری

اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں ڈاکٹر صاحب نے جن شخصیات پر قلم اٹھایا ہے ان میں سے ایک اہم شخصیت الدینوری' ابوحنیفہ کی بھی ہے۔ جو اپنی کتاب ''الاخبار الطّوال'' کی بنا پر بڑی تاریخی شہرت رکھتے ہیں' یہ مقالہ تقریباً چار صفحات پر محیط ہے۔(۲۸)

ابوحنیفہ الدینوری بنیادی طور پر ماہر نباتات تھا' مگر نحو' لغت' ہندسہ' نجوم' ریاضی اور تاریخ وغیرہ علوم میں بھی قابل وثوق سمجھا گیا ہے' فقہ اور تفسیر میں بھی اس نے گراں قدر آثار چھوڑے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے الدینوری کے حالات زندگی اور اس کی تصانیف پر تفصیلی بحث کی ہے۔ یہ تحریر بحث بڑی چشم کشا تحریر ہے اور الدینوری کے متعلق بہت سی وقیع علمی معلومات پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے لکھا ہے کہ الدنیوری کی بیس سے زیادہ کتابوں میں سے اب تک صرف اخبار الطّوال اور ''جزء من کتاب النبات''، ہی دستیاب ہوئی ہیں۔ نیز کتاب الانواء کے طویل اقتباسات ملے ہیں۔ ان کے خیال میں الدنیوری کی اصل شاہکار ان کی کتاب النبات ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے لکھا ہے کہ انہوں نے لغت کی اہم کتابوں' مثلاً الازہری کی تہذیب اللغۃ' ابن سیدہ کی المحکم اور المخصص'، ابن منظور کی لسان العرب' الصغانی کی العباب اور مرتضٰی الزبیدی کی تاج العروس وغیرہ میں مختلف الفاظ کے تحت جب الدنیوری کی ''کتاب النبات'' کے اقتباسات کو جمع کیا اور ان کے مکررات کو حذف کیا تو پندرہ سو صفحات میں ان کا مبیضہ تیار ہوا ہے۔ ان کی مدد سے کتاب النبات کا کم وبیش نصف حصہ دوبارہ مرتب ہو جاتا ہے۔(۲۹)..... چنانچہ انہوں نے یہ کتاب ۱۹۷۵ء میں طبع کر دی ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے الدینوری کی کتاب النبات کے اس طریقے سے اقتباسات کو جمع کرنے میں جو زحمت اٹھائی اور مذکور بالا کتابوں کا ایک ایک ورق کھنگالا اور پھر اصل ترتیب کے مطابق ان کو مرتب کیا ایسا مشکل اور بظاہر ناممکن کام انہی کو زیب دیتا ہے، حقیقت میں اس طرح کام کی مشکلات کا

اندازہ بھی نہیں لگایا جاسکتا۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں واقعی پہاڑ جیسی عزم و ہمت سے نوازا تھا.

۲۔ السرخسی ..... الحاکم الشہید

ڈاکٹر صاحب نے ..... اپنی کتابوں اور مقالات میں ایک شخصیت کا بہت کثرت سے حوالہ دیا ہے، یہ شخصیت السرخسی ابوبکر محمد بن ابی سہل کی ہے، وہ اوران کی کتاب ..... المبسوط ڈاکٹر صاحب کا پسندیدہ ترین مآخذ رہے ہیں۔ایسا لگتا ہے کہ المبسوط انہوں نے بار بار پڑھی تھی اوراس کے اقتباسات اور اہم موضوعات انہیں ازبر یاد تھے۔ یہ کتاب امام محمد کی مختصر السیر الکبیر کی فاضلانہ شرح ہے، جو قاہرہ سے تیس جلدوں میں طبع ہوئی ہے۔ السرخسی پر اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں ان کا لکھا ہوا فاضلانہ مقالہ تقریباً ۴ صفحات پر مشتمل ہے اوراس میں انسائیکلوپیڈیا آف اسلام لائیڈن کے مقالہ نگار ..... کی متعدد غلطیوں کی بھی نشان دہی کی گئی ہے اور السرخسی کی زندگی کے بہت سے پہلوؤں پر عمدہ انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔(۳۰)

السرخسی نے یہ کتاب مشہور روایت کے مطابق جیل میں اور بعض روایات کی رو سے ..... اندھے کنوئیں میں اپنی قید کے دوران قلمبند کرائی ..... ڈاکٹر صاحب نے ان تمام روایات کا جائزہ لیتے ہوئے دنیائے فقہ میں اس کتاب کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔المبسوط ..... فقہ کی دوسری کتابوں کی طرح کی کتاب نہیں ہے ..... مصنف امام محمد کی کتاب ''السیر الکبیر ..... کو سامنے رکھ کر اس کی شرح لکھواتے ہوئے مختلف واقعات اور روایات کا بکثرت حوالہ دیتے ہیں۔ان میں بعض بڑی قیمتی اور نادر معلومات بھی ملتی ہیں ..... السرخسیؒ نے مختلف مقامات پر اپنی ذاتی زندگی اور ذاتی حالات کے متعلق بھی اظہار خیال کیا ہے۔مجموعی طور پر مقالہ بہت معلومات افزا اور جامع ہے

(۵) سیرت نگاری

اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں ڈاکٹر صاحب نے سب سے زیادہ جو مقالات لکھے ہیں، ان کا تعلق بنیادی طور پر سیرت نگاری سے ہے جو کہ ڈاکٹر محمد حمیداللہ پسندیدہ ترین موضوع ہے۔مجموعی طور

پر ..... انہوں نے اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں سیرت طیبہ سے متعلق موضوعات پر تقریباً ۲۴ مقالات تحریر فرمائے ہیں، جو کہ ..... کسی بھی کتاب میں ڈاکٹر صاحب کے اس عنوان پر لکھے گئے مقالات کی سب سے بڑی تعداد ہے! اور پھر یہ مقالات خصوصی طور پر اردو دائرہ معارف اسلامیہ کی ضرورت کو سامنے رکھ کر لکھے گئے ہیں۔ اس لیے یہ مقالات بڑی اہمیت رکھتے ہیں.

سیرت طیبہ پر لکھے گئے ان مقالات کو جب ہم مزید دیکھتے ہیں تو انہیں حسب ذیل عنوانات پر تقسیم کیا جا سکتا ہے:

(الف) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

(ب) غزوات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(ج) اہم واقعات سیرت۔

(د) عائلی زندگی / خاندان نبوی۔

(ھ) قریبی صحابہ کرامؓ۔

(و) عہد نبوی کے اہم قبائل۔

مزید تفصیل درج ذیل ہے:

(الف) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس ہر مسلمان کے لیے مرکزی نقطۂ ایمان ہے..... آپ تو کونین کی سب سے معزز اور سب سے محترم ہستی ہیں ..... اس لیے اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں ..... اس عنوان کو مرکزی اہمیت حاصل ہے

اس حوالے سے جب انسائیکلو پیڈیا آف اسلام (لائیڈن) کے اس عنوان پر مقالے کا جائزہ لیا گیا تو اسے انتہائی ناقص پایا گیا۔ چنانچہ یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس عنوان اور اس سے متعلقہ عنوانات پر جدید مقالات لکھوائے جائیں گے۔ البتہ اس بات پر کافی غور وخوض کیا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ''شخصیت مبارکہ'' پر کس محقق سے مقالہ لکھوایا جائے؟ اس وقت پاکستان میں بھی ایک سے ایک

بڑھ کر سیرت نگار موجود تھے' لیکن ڈاکٹر سید عبداللہ کی صدارت میں شعبہ کی مجلس ادارت نے باتفاق رائے یہ فیصلہ کیا کہ اس عنوان پر لکھنے کے لیے ڈاکٹر محمد حمید اللہ سے درخواست کی جائے' اس لیے کہ ڈاکٹر صاحب..... دائرہ معارف میں لکھنے کی نزاکتوں اور باریکیوں سے بخوبی آگاہ تھے۔ چنانچہ ..... اس عنوان پر انہوں نے ایک مفصل مقالہ تحریر کر دیا.

ان کا یہ مقالہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے لیے ڈاکٹر صاحب کے لکھے گئے دوسرے مقالات کے مقابلے میں منفرد اہمیت کا حامل ہے' انہوں نے اپنے اس مقالے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی کے متعلق اپنی زندگی بھر کی تحقیقات کو جمع کر دیا ہے

سیرت نگاری کے ضمن میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا اپنا ہی اسلوب ہے' جو دوسرے سیرت نگاروں سے انہیں ممتاز کرتا ہے۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارکہ کا مطالعہ فطری انداز میں پیش کرتے ہیں اور مافوق الفطرت باتوں کا کم سے کم ذکر کرتے ہیں

ان کے ہاں سیرت طیبہ کی اساس' مستند اور ٹھوس روایات پر استوار ہے' وہ مختلف واقعات کے پس منظر کو بھی بڑی اہمیت دیتے ہیں۔ ان کے ہاں واقعات کے سیاق وسباق سے بھی بڑی مدد لی جاتی ہے۔ وہ بعض اوقات ایسی روایات کا بھی ذکر کرتے ہیں' جو عام لوگوں کے تصور سے قطعی مختلف ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر انہوں نے واقعہ ہجرت کے متعلق ابن سعد کے اس بیان پر اعتماد کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہجرت کے دن آپ کے خاندان کی ایک عورت ''رقیقی'' بنت ابی صیفی نے دشمنوں کی اس سازش سے بروقت باخبر کر دیا تھا اور یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی اطلاع پر اپنے گھر سے نکل گئے تھے.

اسی طرح انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ''غزوات مبارکہ'' کا مطالعہ بھی اسی انداز اور اسی اسلوب سے پیش کیا ہے۔ غزوات نبویہ کے ضمن میں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان تدبیروں کو بطور خاص نمایاں کیا ہے' جو آپ ان غزوات اور ان جنگوں میں فتح حاصل کرنے کے لیے اختیار فرماتے تھے۔

مختصراً یہ کہ یہ مقالہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے مقالات میں خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ (۳۱)

۲۔ غزوات نبوی

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوات مبارکہ سیرت طیبہ کا ایک اہم حصہ ہیں۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اگرچہ "فن حرب" کا باقاعدہ مطالعہ نہیں کیا تھا، لیکن انہوں نے ..... مختلف غزوات کے مقامات اور ان کے متعلق مختلف لوگوں کے لکھے ہوئے مقالات اور مضامین کا اس حد تک مطالعہ کیا تھا کہ وہ اس عنوان پر بڑے اتھارٹی سمجھے جاتے تھے..... اسی بنا پر ان کی کتاب "عہد نبوی کے میدان جنگ" ..... جو انگریزی کتاب The Batlefields of Prophet Muhammad کا اردو ترجمہ ہے۔ اس عنوان پر بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

یہ کتاب پہلے مقالے کی شکل اسلامک ریویو (ستمبر ۱۹۵۱ء) میں شائع ہوئی، بعد ازاں انہوں نے اسے کتابی شکل وصورت میں شائع کیا

اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے لیے انہوں نے اس عنوان سے جو مقالات تحریر کیے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ اُحد۔ (۳۲)

۲۔ بدر (۳۳)

۳۔ حدیبیہ (۳۴)

۴۔ حنین۔ (۳۵)

۵۔ خندق (۳۶)

۶۔ خیبر۔ (۳۷)

۷۔ طائف۔ (۳۸)

یہ ساتوں کے ساتوں غزوات..... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ کے اہم ترین غزوات ہیں اور ان غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو حکمت عملی اور جو دفاعی انداز اختیار فرمایا نہ، بس سے صرف یہ کہ ان میں کامیابی حاصل کی، بلکہ ان غزوات کی مدد سے وہ اعلیٰ ترین

مقاصد بھی حاصل کیے جن کے ذریعے اسلام کو اس پورے خطے میں سرفرازی نصیب ہوئی۔ یہ سب کچھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامیاب حکمت عملی کا منہ بولتا ثبوت ہے اور اس بات کا بھی کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عظیم ترین اہلیتوں سے نوازا تھا' ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے قلم نے..... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جنگی حکمت عملی کا بڑی گہرائی سے مطالعہ کیا ہے

۳۔ اہم عنوانات سیرت

اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ میں پیش آنے والے بہت سے اہم واقعات یا موضوعات پر بھی مقالات شامل کیے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر صاحب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مندرجہ ذیل اہم عنوانات پر قلم اٹھایا ہے۔

ا۔ ایلاف

قریش مکہ موسم سرما اور موسم گرما..... میں تجارتی کاروان بھیجتے تھے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بزرگوں خصوصاً حضرت ہاشم کی کامیاب سفارت کاری کا نتیجہ تھے' اسے قرآن حکیم میں ایلاف قرار دیا گیا ہے۔ اس کا آغاز (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا جناب ہاشم بن عبد مناف) نے کیا تھا۔ اس مقالے میں ڈاکٹر صاحب نے اس عنوان کا تاریخی اور تحقیقی جائزہ پیش کیا ہے۔(۳۹)

۲۔ حلف الفضول

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فطری طور پر تمام ''اچھائیوں'' اور خوبیوں کا حامل بنا کر ..... پیدا کیا تھا۔ چنانچہ آپ پیدائشی طور پر نرم خو' مہربان' دوسروں کے مخلص و ہمدرد' مظلوموں کے ساتھی اور غریبوں کے ماوی و ملجا تھے' جس کا ایک ثبوت آپ کی ابتدائی زندگی میں حلف الفضول نامی معاہدے میں آپ کی شرکت ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد شباب میں ..... اس نام سے ایک معاہدے کا احیاء ہوا' محققین کے مطابق' اس معاہدے کا یہ نام اس لیے پڑا کہ اس میں ''فضل'' نام کے متعدد اشخاص شامل تھے۔ ڈاکٹر حمید اللہ کی تحقیق یہ ہے کہ اس نوع کا پہلا معاہدہ بنو جرہم کے تین سرداروں نے باہمی

طور پر کیا تھا..... جن کے ناموں میں فضل..... کا نام قدر مشترک کے طور پر موجود تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے عہد شباب میں اس معاہدے کو نہ صرف یہ کہ زندہ کیا' بلکہ آپ عمر بھر' اپنے اس عہد پر قائم رہے۔(۴۰)

۳۔ الحمس

اسلام نے دور جاہلیت کی بہت سی رسموں اور بہت سے باطل اعتقادات کو ختم کر کے ان کی جگہ اعلیٰ ترین تصورات دیئے ہیں'..... ایسے ہی تصورات اور موضوعات میں ایک موضوع الحمس کا بھی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے وقت حرم مکہ کے رہنے والوں کو ''الحمس'' کہا جاتا تھا اور اس نام کے تحت آنے والے قبائل' حدود حرم سے باہر جا کر..... وقوف عرفات نہ کرتے تھے..... اسلام نے اس تصور کو ختم کر دیا..... اس مقالے میں ڈاکٹر صاحب نے اس عنوان پر بہت عمدہ تحقیقات پیش کی ہیں۔(۴۱)

۴۔ خط

خط کے لغوی معنی اس لکیر کے ہیں جو عرب کے کاہن وغیرہ ریت پر بنایا کرتے تھے' بعد ازاں تحریر (لکھائی) کے لیے یہ اصطلاح استعمال ہونے لگی..... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک زمانے میں عربی خط کا جس طرح آغاز وارتقاء ہوا اور جس طرح قرآن مجید اور احادیث کی کتابت نے اس کو چند ہی برسوں میں خاص وعام میں مقبول اور ہر دل عزیز بنا دیا' اس مقالے مین اس کا جائزہ لیا گیا ہے۔ عربی خط کے پورے پس منظر و پیش منظر کے مطالعے کے ضمن میں یہ مقالہ بڑی اہمیت رکھتا ہے.(۴۲)

۴۔ معراج

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو خصوصی امتیازات عطا فرمائے ہیں ان میں سے ایک ''معراج'' نبوی کا واقعہ بھی ہے..... معراج کا مادہ عروج ہے۔ جو جسمانی اور روحانی

عروج کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یہ معراج جسمانی طور پر ہوا یا روحانی طور پر؟ اور یہ واقعہ کب اور کس سال پیش آیا؟ الغرض معراج کے ضمن میں جو بھی سوالات ہیں ڈاکٹر صاحب نے ان کا جائزہ اور مطالعہ پیش کرتے ہوئے معراج کے ضمن میں بڑی اہم اور مفید معلومات دی ہیں۔(۴۳)

۴۔ قبائل عہد نبوی

سیرت طیبہ کے مطالعے کے دوران میں بہت سے قبائل کا ذکر آتا ہے..... جن کے حالات کا مطالعہ کیے بغیر عہد نبوی کے حالات و واقعات کو نہیں سمجھا جا سکتا۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں ایسے قبائل کے حالات وکوائف پر بھی بحث کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے..... درج ذیل قبائل کے حالات پر..... لکھا ہے.

۲۔ احابیش

احابیش کا ذکر..... خصوصاً غزوات نبویہ اور صلح حدیبیہ کے واقعات کے ضمن میں بالتکرار آتا ہے۔ یہ متعدد قبائل کا ایک مجموعہ تھا۔ یہ لوگ عہد نبوی میں اکثر قریش کی صفوں میں مسلمانوں کے خلاف جنگ کرتے نظر آتے ہیں۔ بظاہر یہ حبشی کی جمع الجمع معلوم ہوتا ہے، مگر اصطلاحاً اس سے مراد متحد یا حلیف قبائل ہیں۔ اس قبائلی اتحاد میں بنوالمصطلق ' الحیاء' بنوالمعون' بنوالحارث بن مناۃ..... قبیلہ قارہ ادارہ' قبیلہ قارظ..... وغیرہ شامل تھے..... قبائل کے اس اتحاد کے متعلق ڈاکٹر صاحب کی معلومات ..... ہماری بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ کرتی ہیں اور عہد نبوی میں قبائل کی سطح پر لڑی جانے والی بہت سی جنگوں کا پس منظر بخوبی واضح ہو جاتا ہے۔ مقالہ بڑا مبسوط اور معلومات افزا ہے۔(۴۴)

۲۔ بنوثقیف

بنوثقیف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں بڑی اہمیت رکھنے والا ایک قبیلہ تھا۔ جو کہ طائف میں آباد تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب قریش مکہ سے مایوس ہوئے تو آپ نے بنو ثقیف کا دروازہ کھٹکھٹانے کا فیصلہ کیا' مگر ان لوگوں نے آپ کے ساتھ جو سلوک کیا وہ تاریخ عالم کا ایک سنگین حادثہ ہے۔

بنوثقیف سے فتح مکہ کے بعد جنگ اور عام الوفود کے دوران میں اس قبیلے کا قبول اسلام

..... مقالے کے اہم موضوعات ہیں۔ بنوثقیف کی تاریخ اور عہد نبوی میں ان کی سرگرمیوں کے بارے میں مقالہ بڑی افادیت رکھتا ہے۔ (۴۵)

۴۔ سلیم بن منصور

نبوسلیم بن منصور ..... عہد نبوی میں قبائل مضر (عدنان) کی شاخ قیس عیلان ..... کا ایک طاقت ور اور جنگجو قبیلہ تھا جس کے ساتھ مسلمانوں کی معرکہ آرائی رہی' اس کا شمار عرب کے تین مرکزی اور بنیادی قبائل میں ہوتا تھا۔ مقالہ میں اس قبیلے کی تاریخ پر گہری نظر ڈالی گئی. (۴۶)

۵۔ صحابہ کرام / شخصیات سیرت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارکہ کے ساتھ کچھ شخصیات کا ایسا تعلق ہے کہ ان کا بابرکت تذکرہ کیے بغیر سیرت کا کوئی مجموعہ مکمل نہیں ہوتا اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں ایسی متعدد شخصیات پر بھی مقالات شامل ہیں۔ ان میں سے چند شخصیات کا بابرکت تذکرہ ڈاکٹر صاحب کے قلم سے مرتب ہوا ہے۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

و۔ (حضرت) زینبؓ بنت جحش

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ تھیں' ..... روایات کی رو سے ان کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح آسمان پر ہوا' ..... لیکن چونکہ وہ اس سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ بولے بیٹے' حضرت زیدؓ کے نکاح میں رہی تھیں اور پھر انہوں نے جب طلاق دے دی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے نکاح فرمایا تھا، اس لیے ..... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں منافقوں نے ..... اور بعد کی تاریخ میں غیر مسلموں نے اس واقعے کو بہت اچھالنے کی کوشش کی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس مقالے میں حضرت زینبؓ کے حالات' زندگی خصوصاً اس واقعے کا کچھ اس انداز سے جائزہ لیا ہے کہ غیر مسلموں کے پھیلائے ہوئے تمام شکوک و شبہات کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (۴۷)

یہ مقالہ ''سیرت خیر الانام'' کے مجموعہ میں بھی شامل ہے.

۲۔ حضرت علیؓ بن ابی طالب

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد بھائی آپ کے کنار پروردہ، عظیم ترین صحابی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد اور خلیفہ چہارم کی ذاتی زندگی اور سیرت کا مطالعہ فاضل مقالہ نگار نے کچھ ایسے اسلوب سے پیش کیا ہے کہ اس کے مطالعہ سے بڑی عمدگی کے ساتھ حضرت علی کی عظمت ذہنوں میں بیٹھ جاتی ہے۔(۴۸)

۳۔ حضرت عمر بن الخطابؓ

آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سسر، جلیل القدر صحابی او خلیفہ دوم تھے۔..... اسلام کو ان کو ان کی ذات سے جو عظمت ملی اور اسلامی تاریخ میں ان کا جو مقام اور رتبہ ہے، خصوصاً ان کا ساڑھے دس سالہ عہد خلافت راشدہ تاریخ عالم میں جو مقام اور حیثیت رکھتا ہے، ڈاکٹر صاحب نے بڑی عمدگی کے ساتھ اس کا جائزہ پیش کیا ہے۔(۴۹)

۴۔ عمروؓ بن امیہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ممتاز سیاسی خدمات انجام دینے والے اور اسلام کے سب سے اولین سفیر حضرت ..... عمروؓ بن امیہ الضمری بڑی قدر و منزلت والے صحابی ہیں۔

اس مقالے میں..... فاضل مقالہ نگار نے بہت سے انکشافات کیے ہیں، مثال کے طور پر لکھا ہے کہ عمرو بن امیہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجاشی کے دربار میں اپنا سفیر بنا کر بھیجا تھا، اس کی وجہ یہ تھی کہ نجاشی (حکمران حبشہ) کو ایک خانہ جنگی کے دوران میں بچپن میں اس کے چچا نے غلام بنا کر فروخت کر دیا تھا، چنانچہ اس نے یہ زمانہ حضرت عمرو امیہ کے قبیلے (بنو ضمرہ) کے ہاں بسر کیا تھا جو کہ بدر کے مقام پر مقیم تھا..... بعد میں یہی شخص حبشہ کا حکمران (نجاشی) بن گیا۔ اسی کے ہاں مسلمانوں نے پناہ لی تھی، ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ جب پہلی مرتبہ عمرو بن امیہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفیر بنا کر بھیجا، تو اس وقت وہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ تاہم بعد ازاں انہوں نے اسلام قبول

کرلیا اور قراء صحابہ میں شمار ہوئے۔(۵۰) بئر معونہ سے جو واحد صحابی قتل و غارت گری سے بچے تھے وہ بھی عمرو بن امیہ تھے' اس وقت تک وہ مسلمان ہو چکے تھے۔

نجاشی اور بنو ضمرہ کے تعلقات کے ضمن میں یہ معلومات..... بہت سے پہلوؤں سے چونکا دینے والی ہیں۔(۵۱)

۶۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بطور حکمران

یہ بالکل نیا عنوان ہے..... اس عنوان سے ڈاکٹر صاحب نے اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے لیے دو مقالات تحریر فرمائے ہیں۔ جن میں ایک عہد نبوی میں نظم و نسق مملکت (۵۲) اور دوسرا..... رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بطور مقنن ہے۔(۵۳) جن پر پہلے بھی گفتگو ہو چکی ہے۔

اردو دائرہ کے معارف اسلامیہ کے لئے ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا غیر مطبوعہ مقالہ ''امام ابو حنیفہؒ'' بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ مقالہ تکملہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں زیور طباعت سے آراستہ ہوگا۔

الغرض..... اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں ڈاکٹر حمید اللہ صاحب نے جو مقالات تحریر فرمائے' وہ بڑی عظمت اور اہمیت رکھتے ہیں اور ان کی زندگی بھر کی تحقیقات کا نچوڑ اور خلاصہ پیش کرتے ہیں..... اس طرح..... پنجاب یونیورسٹی کے تحت طبع ہونے والے..... اس موسوعہ علمیہ کے ساتھ ڈاکٹر صاحب کا تعاون اہل پاکستان سے ان کی دلی محبت کا آئینہ دار ہی نہیں' بلکہ تحقیق و روایت کے پہلو سے بھی بڑا شاندار پہلو رکھتا ہے۔

(ضمیمہ الف)

خط کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب کا دستخط شدہ سی وی بھی ہے' گویا اس سال تک یہ ان کی اس سلسلے کی سب سے بڑی مستند تحریر ہے' یہ سی وی ٹائپ شدہ ہے' جو درج ذیل ہے:

Muhammad Hamidullah

(M.A. LL.B. (Osmania University) D. Phil (Bonn), D. Lit (Paris)

Born at Hyderabad-Decan, 16th Muharram, 1326 A.H./19th February, 1908 A.D. studies at Hyderabad-Deccan, Bonn am Rhein and at the Sorobonne; visitted libraries of Hijaz, Yemen, Iran, Iraq, Syria, Lebnon, Palestine, Egypt, Turkey, Germany, Holland, England, France, Afghanistan, Morocco, Tunis, Algeria, and India for the Preparation of this thesis.

Books by him:

Die Neutralitat in Islamischen Volkerrecht, in: Zeitschrift der Deutschen morgenlandischen Gesellschaft, 1935, Berline.

La Diplomatie musulamane a l'lepoque du prophet et des khalifes Orthodxes, 2 Vols., Paris, 1935

The Quranic Conception of State, in" Quranic World, Hyderabad, April 1936. (Also Urdu trs.)

Nouvelle etude des sources du droit musulman, contributed to the istanbul 1951 session of the Int. Congress of Orientalists.

Early History of the Compilation of the Hadith in: Islamic Review, Working, February 1949.

Military Interllegence in the time of the Prophet in Islamic Literature, Lahore. July 1950. Le Coran, Paris, 1959.

Le Prophet de l'Islam, sa view et son oeuvre, 2 Vol.s, Paris 1959.

Some New developments in the British Conception of Neutrality as against Muslim Countries, in: Islamic Review, Working, August 1951.

Influence of Roman Law on Muslim Law, in: Hyderabad Academy Journal, Vol. 6, 1943, Hyderabad-Deccan.

Constitutional Precendents and Practice of the Orthodox Islam, in: Select Constitutions of the World, Vol. 1, Karachi, 1948, PP. 9-21.

Islamic Precedents on Division of Power between centre and the Camponent parts, in the same, PP. 22-26.

Place of Islam in the History of Modern International Law. Extension lecture of the University of Madras, in: Journal of Hyderabad Academy, Vol. 2, 1940.

The City-State of Mecca, In: Islamic Culture, Hyderabad, July 1938. (Also Urdu Trs.)

The first Written-Constitution of the world, in: Islamic Review, Working 1941. (Also Urdu and Arabic trs.)

Diplomatic Relations of Islam with Iran in the time of the Prophet P.B.U.H. in: Proceedings of the 2nd Session of Idara Ma'arif Islamic, Lahore. (Also in Urdu).

Budgeting and Taxation in the time of the Holy Prophet, In: Pakistan Hist; Soc. Journal Karachi 1955; also Islamic Review, Working, No. 1956.

Islamic Notion of Conflict of Laws, in: Proceedings of All-India Conference, 1944, (Also enlarged Urdu Version).

Les Campus de bataille au temp du Prophet P.B.U.H. extension lecture of the University of Paris, with maps and illustrations, in: Revnue des Etudes Islamicue, Paric, 1939, (Also enlarge Urdu version).

The Battlefields of the Prophet Muhammad P.B.U.H., in Islamic Review, Working, September 1952, onwards.

Nouvelle etude sources due droit islamique, in: Proceedings of Istambul (1951) Session of the Int. Congress of Orientalists.

Embassy of Queen Bertha of Rome to caliph al-Muktafi Billah, in: Pak. Hist. Journal, 1953, PP. 272-300.

The Friendly Relations of Islam and How they Deteriorated, in the same, 1953, PP. 41-45

حوالہ جات وحواشی

۱- تعلیمی کوائف......ارسال کردہ، ڈاکٹر محمد حمید اللہ بنام وائس چانسلر جامعہ پنجاب، (اصل......شعبہ اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ میں، محفوظ ہے۔)

۲- ڈاکٹر محمود احمد غازی، ڈاکٹر محمد حمید اللہ......بیسویں صدی کے عظیم محقق، ص۲، در دعوۃ، ڈاکٹر محمد حمید اللہ نمبر، دعوۃ اکیڈمی اسلام آباد.

۳- ایضاً۔

۴- نجیب اللہ العقیقی، المستشرقون، ۱:۱۵۳، مطبوعہ قاہرہ ۱۹۶۴ء.

۵- ڈاکٹر محمود احمد غازی۔ ص۳۔

۶- ایضاً۔

۷- محمد صلاح الدین، ڈاکٹر محمد حمید اللہ۔ نام اور کام، ص ۴۔

۸- القرآن الحکیم، النحل، آیت ص ۱۲۰۔

۹- اردو دائرہ معارف اسلامیہ کی تاریخ، آئندہ کے علمی و تحقیقی منصوبے، ص ۱۱۔ مطبوعہ شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، لاہور۔

۱۰- ڈاکٹر حمید اللہ کا خط بنام وائس چانسلر (اصل شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں محفوظ)۔

۱۱- اصل خط شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں محفوظ ہے۔

۱۲- ڈاکٹر صاحب کا یہ خط ان کے اپنے ہاتھ کی تحریر کی صورت میں شعبہ میں محفوظ ہے، اس خط سے حسب ذیل امور واضح ہوتے ہیں:

۱- ڈاکٹر حمید اللہ نے پیرس آنے سے قبل حیدر آباد دکن میں ۱۴ سال ملازمت کی تھی، چونکہ وہ ۱۹۴۸ء کے بعد سے پیرس میں تھے، اس لیے اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ انہوں نے ۱۹۳۵ء سے اس کا آغاز کیا تھا، اسی سال وہ اپنا مقالہ مکمل کر کے واپس گئے تھے۔

۲- انہیں اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے لیے تحقیقی کام سے بے حد لگاؤ تھا اور انہیں اس کام کی ترقی بے حد عزیز تھی۔

۱۳- اشاریہ مقالہ نگاران (قلمی)، مرتبہ شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ (بذیل مادہ)

۱۴- اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۱-۲۔

۱۵- ایضاً/۱۔۲۔

۱۶- دیکھیے اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۱۹/۲۱۳۔۲۲۲؛ ۱۹/۲۲۲۔۲۳۴۔

۱۷- دیکھیے ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا خط، بنام پروفیسر حمید احمد خان، رئیس جامعہ پنجاب (قلمی)

۱۸- دیکھیے اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۲۱/۲۸۲-۲۸۹۔

۱۹- ایضاً: ۲/۲۸۳۔

۲۰- ایضاً: ۲۱/۲۸۴۔

۲۱- اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۲۱/ ۹۵۸-۹۶۳۔

۲۲- دیکھیے کتاب مذکورہ ۱/ ۷-۹۔

۲۳- دیکھیے جلد اوّل۔ زیادات۔ آخر میں، :الف، ب

۲۴- دیکھیے ۲ (البقرہ):۲۱۳؛ المائدہ (۵/ ۴۸)؛ الزخرف (۴۳/۲۲)؛ وغیرہ نیز دیکھیے احمد بن حنبل مسند، ۱/۱۵۴؛ مسلم کتاب الفتن، حدیث، ۱۹؛ نیز بمدد اشاریہ A.J. Wensinck، معجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی.

۲۵- اردو دائرہ معارف اسلامیہ؛ ۳:۲۴۳ تا ۲۴۵۔

۲۶- اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۴/۶۲۳۔۶۲۹

۲۷- اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۱/ ۳۸۰-۳۸۹

۲۸- اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۹/ ۵۷۶۔۵۸۰۔

۲۹- ایضاً، ۹/ ۵۷۸۔

۳۰- اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۱۰/ ۸۱۱/ ۸۱۴

۳۱- دیکھیے جلد ۱۹/ ۱...... ۸۹؛ مقالات مجموعہ سیرت خیر الانام ﷺ ص، ۲۱-۱۸۹

۳۲- ایضاً: ۲/ ۳۱۔۳۸

۳۳- ایضاً: ۴/ ۱۵۳۔۱۵۶۔

۳۴- ایضاً: ۷/ ۹۵۸۔۹۶۲۔

۳۵- ایضاً: ۸/ ۶۹۶۔۶۹۸

۳۶- ایضاً: ۹/ ۶...... ۱۱

۳۷- ایضاً: ۹/ ۶۶۔۷۲

۳۸- ایضاً: ۱۲/ ۳۹۴۔۳۹۷

۳۹- اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۳/ ۷۱۸۔۷۲۰

۴۰- اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۸: ۵۱۲۔۵۱۵

۴۱- ایضاً: ۸/ ۶۳۰۔۶۳۲

۴۲- ایضاً: ۹۶۱۸ تا ۹۶۷

۴۳- اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۲۱: ۳۴۶_۳۵۱

۴۴- ایضاً، ۲/ ۲۷_۳۱

۴۵- اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۶/ ۱۰۲۳_۱۰۲۶

۴۶- ایضاً: ۱۱/ ۲۱۴_۲۱۷۔

۴۷- دیکھیے، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۱۰/ ۵۶۸۵۶۵۔

۴۸- ایضاً ۲_۱۴/ ۲۴ تا ۴۷۔

۴۹- ایضاً۔

۵۰- اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۱۴/ ۲: ۲۵۴۔

۵۱- ایضاً: ۱۴/ ۲: ۲۵۳_۲۵۶۔

۵۲- ایضاً، ۱۹: ۲۱۳_۲۲۲۔

۵۳- ایضاً ۱۹: ۲۲۲_۲۳۴۔

☆☆☆